غیر مقلدین کی زد اور تعصب یا تحریف

غیر مقلدین کی زد ہے اور وہ اس ضد میں تعصب کی حد تک پکے ہیں کہ حضرت شیخ الہند مفتہ محمود الحسن علیہ رحمہ نے اپنی ایک کتاب ایضاح الادلہ میں تقلید پر بحث کرتے ہوئے ایک آیت میں تحریف کی ہے۔ جبکہ اس کے علاوہ وہ کسی کی کوئی بات بالکل سننے کے لیے تیار نہیں چاہے وہ بات کتنی ہی معقول اور عقل کو لگتی ہوئی کیوں نہ ہو، مگر وہ اپنی اس ضد پر بالکل جمود اختیار کیے ہوئے ہیں چاہے یہ ضد کتنی ہی غیر معقول کیوں نہ ہو۔

آیئے اس الزامِ تحریف کی تعصبی ضد کا احوال جانتے ہیں اور ان غیر معقول غیر مقلدین کو معقولیت سے رام کرنے کی آخری کوشش کرتے ہیں، شاید یہ لوگ اب بھی تعصب سے توبہ کر لیں۔ جس کی امید کم ہی ہے۔ کیونکہ وہ غیر مقلد ہی کیا جو تعصب کی رو میں بہہ کے ضد نہ کرے۔

اعتراض: کہ مفتی صاحب نے ایک آیت اختراع کی ہے، وہ آیت یوں لکھی ہے: **فان تنازعتم فی شئی فردوه الی الله و الرسول والی اولی الامر منکم** : اور اس آیت کے ذیل میں تشریح بھی کی ہے جس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ مفتی صاحب نے یہ آیت خود سے گھڑی ہے اور یہ تشریح اس کا ثبوت ہے بلکہ یہ تشریح دوسرے الفاظ میں مفتی صاحب کی جانب سے اپنی کی گئی تحریفِ قرآن پر ثبتِ مہر ہے۔

آیئے اس اعتراض کا تفصیلاً جائزہ لیتے ہیں۔

الجواب: پہلے تو آیئے دیکھتے ہیں کہ آیت کیا ہے اور پھر اس کی تشریح کی بابت کچھ عرض کریں گے۔

آیت یوں لکھی گئی تھی جیسا کہ اعتراض میں مذکور ہے۔ اور اس کو یکسر اور فوراً تحریف کے زمرے میں لانا نہایت بددیانتی اور تعصب کی کھلی نشانی ہے۔ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں کہ آیات اور احادیث غلط لکھی جاتی ہیں اور وہ کتابت کی غلطیوں کی وجہ سے ہوتی ہیں نہ کہ تحریف۔ جب تک کسی بات کے سیاق وسباق کا اچھی طرح جائزہ نہ لے لیا جائے حتمی طور پر اسے تحریف نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں اگر سیاق وسباق سے ثبوت مل جائے تو پھر تحریف کہنا حق بجانب ہو گا۔

اس آیت کے لکھنے میں جو کتابت کی غلطی ہو گئی تھی اس کی تصحیح بھی ہو چکی ہے، اور جس چیز کی تصحیح ہو جائے اس کی بابت بار بار وہی بات دہرانا نہایت بے اصولی ہے۔

آیئے اب اس باب کی آیات کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس باب کی دو آیات موجود ہیں۔ ایک آیت یوں ہے،

فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ و الرسول ان کنتم تومنون باللہ

دوسری آیت یوں ہے:

۔۔۔۔ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم ۔۔۔۔ الخ

ان دونوں آیات کو پڑھنے کے بعد اب مفتی محمود صاحب علیہ رحمہ کا استدلال دیکھئے:

اور ظاہر ہے اولی الامر سے مراد اس آیت میں سوائے انبیاء کرام علیہم السلام اور کوئی ہیں، سو دیکھئے اس آیت سے ساف ظاہر ہے کہ حضراتِ انبیاء و جملہ اولی الامر واجبُ الاتباع ہیں۔۔۔۔۔ آپ نے آیت فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر تو دیکھ لی۔ اور آپ کو اب تلک معلوم نہ ہوا کہ جس قرآن مجید میں یہ آیت ہے، اسی قرآن میں آیتِ مذکورہ بالا معروضہ احقر بھی موجود ہے، عجب نہیں کہ دونوں آیتوں کو حسبِ عادت متعارض سمجھ کر ایک کے ناسخ اور دوسرے کے منسوخ ہونے کا فتویٰ لگانے لگیں۔

پس اس تشریح سے غیر مقلدین کے الزام کی نفی ثابت ہو گئی۔ کیونکہ اگر تحریف تھی تو تشریح یوں ہوتی کہ تنازعے کو اللہ اور اس کے رسول اور اولی الامر کی طرف لوٹاؤ۔ بلکہ تشریح اس کے برعکس آیت صیحہ جو کی قرآن میں موجود ہے کہ اولی الامر کی اطاعت کرو کی، کی گئی ہے۔

- یہاں یہ نقطہ خاص طور پر قابلِ غور ہے کہ جو آیت کتابت کی غلطی کی وجہ سے لکھی گئی ہے اس میں الفاظ یوں ہیں۔۔۔ **فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ و الرسول والی اولی الامر منکم**۔۔۔ فردوہ الی اللہ والرسول والی اولی الامر کے الفاظ ہیں۔ اگر تحریف مقصود ہوتی تو یوں لکھا جاتا فردوہ الی اللہ والرسول و اولی الامر۔۔۔ جبکہ یہاں الفاظ والی اولی الامر۔۔۔ اب آپ دوسری آیت کے الفاظ دیکھیں یہاں واضح ہیں یہ الفاظ والی اولی الامر۔۔۔ اور اس آیت کا مفہوم بھی پہلی آیت جس میں کتابت کی غلطی ہوئی ہے اس کے جیسا ہی ہے کہ یہ معاملہ اگر وہ لوٹاتے رسول کی طرف اور اولی الامر کی طرف۔ پس ان آیات کو کتابت کی غلطی کی بنا پر ایسے غلط لکھ دیا گیا، وگرنہ اس کو تحریف کہنا ظلم کرنا ہے، اور اس آیت سے استدلال کیا جانا مفتی صاحب کا یوں بھی زیادہ موضوں ہے کہ انہوں نے دو الگ الگ آیات کا تذکرہ کیا، یعنی ایک آیت کا کہا کہ اس سے تو غیر مقلدین نے استدلال کیا ہے اور دوسری آیت جو کہ معروضہ احقر ہے تو اس سے بھی اسی آیت سے استدلال الفاظ و معنی دونوں کا جائزہ لینے سے واضح ہوتا ہے۔ اور دونوں آیات کے جن حصوں سے استدلال کیا جارہا ہے مطلب میں بھی ایک ہیں۔

آیت قرآن کریم کا ارشاد ہے:۔
وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۔ (نساء : ۸۳)
"اور جب ان (عوام الناس) کے پاس امن یا خوف کی کوئی بات پہنچتی ہے تو یہ اس کی اشاعت کردیتے ہیں، اور اگر یہ اس معاملے کو رسولؐ کی طرف یا اپنے "اولوالامر" کی طرف لوٹادیتے تو ان میں سے جو لوگ اس کے استنباط کے اہل ہیں وہ اس (کی حقیقت) کو خوب معلوم کرلیتے"

اس کے علاوہ بھی کتابت کی غلطی کی اور وجوہات ہیں دیکھیں؛

- اول تو یہ کہ جب ایک آیت جس سے استدلال کیا جارہا ہے اسی استدلال کے مطابق قرآن پاک میں موجود ہے تو پھر خود سے کوئی آیت اختراع کرنے کی ضرورت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے؟

- دوم یہ کہ جو بھی استدلال کیا گیا ہے عین قرآنی تشریحات و آیات کے مطابق ہے اور ان استدلات اور تشریحات میں کوئی ایسا معنی و مفہوم کوئی نکال کر نہیں دکھا سکتا جو قرآن کے خلاف ہوں اور ان کا موضوع قرآن میں موجود نہ ہو۔
- تیسرا یہ کہ اگر اس آیت کی بجائے مذکورہ بالا آیت فردوہ الی اللہ والرسول ۔ الخ۔ والی آیت کا ہی اگلا حصہ اطیعو اللہ والرسول واولی الامر منکم سے بھی استدلال کیا جائے تو بھی سب معروضات اسی طرح موجود رہتی ہیں۔ پس آیت جو بھی استدلال پر پیش کی گئی ہو اس سے قطع نظر غیر مقلدین کا الزام تحریف بالکل باطل ہو جاتا ہے۔

غیر مقلدین کی یہ زد کہ یہ تحریف ہے صرف ظاہری طور پر ایک کتابت کی غلطی کو دیکھ کر چیخنا چلانا ہی ہے جبکہ سیاق وسباق سے لاعلمی کی بنیاد پر یہ الزام ایک الزام ہی ہے جس کی قلعی الحمدللہ ہم نے کھول دی ہے۔

اب غیر مقلدین ان معروضات کے سامنے تو کچھ پیش نہیں کر سکیں گے۔ہاں ان کی گالیاں اور مغلظات سنئے گا، ضرور کوئی نئی گالی بھی دیں گے جو ابھی مارکیٹ میں نیو آئی ہو گی۔ کیونکہ دلیل سے رد کرنا ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔